12۔ مولوی نذیر احمد دہلوی ــــ شاہد احمد دہلوی

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 109: ○ **کھاری:** نمکین ○ **باؤلی:** وہ بڑا کنواں جس میں سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں تاکہ مسافر بغیر رسّی ڈول کے نیچے اُتر کر پانی لے سکیں ○ **کھاری باؤلی:** دہلی کا ایک محلّہ ○ **دالان:** برآمدہ ○ **دروں:** دروازوں ○ **کواڑوں کی جوڑیاں چڑھی ہوئی تھیں:** دوپٹ کے دروازے نصب تھے ○ **بستے:** چوکھٹے ○ **رنگ بہ رنگ:** مختلف رنگوں کے ○ **کنٹوپ:** وہ ٹوپی جس سے کان بھی ڈھانپے جاسکیں ○ **دِل کی بھڑاس نکلنا:** دِل ہلکا ہوجانا ○ **اشرفی:** سونے کا سکہ ○ **زمانہ سازی:** چالاکی ○ **مامور:** متعین ○ **باک:** ڈر، خوف

صفحہ نمبر 110 : ○ **والی:** حکمران ○ **جاورہ:** ہندوستان کی ایک مسلم ریاست ○ **طبیبوں:** حکیموں ○ **رُوداد:** کہانی، قصہ ○ **چھاپہ خانہ:** پریس ○ **سترے بہترے ہونا:** بہت بوڑھا ہو جانا ○ **صاحب احسن التفاسیر:** احسن التفاسیر کے مصنف ○ **خویش:** رشتے دار ○ **جھانوا:** مٹی سے بنا اوزار جس سے بدن کو رگڑ کر میل اُتارا جاتا ہے ○ **کٹڑا:** محلّہ ○ **گٹے پڑنا:** پیشانی، کہنیوں، گھٹنوں یا ٹخنوں کی جلد کا سخت اور سیاہی مائل ہو جانا ○ **آبدیدہ ہونا:** رونا ○ **مصائب:** مشکلات ○ **کڑکڑاتے جاڑوں میں:** سخت سردی میں ○ **بساط:** حیثیت، طاقت ○ **علی الصباح:** صبح سویرے

صفحہ نمبر 111: ○ **ضدن:** ضدی عورت ○ **قدرت کی ستم ظریفی:** تقدیر کا ستم، مقدر کی خرابی ○ **غیور:** غیرت مند ○ **مرفہ الحال:** دولت مند ○ **کھنڈلا:** جھونپڑا ○ **ہلگانا:** پھنسانا ○ **فارغ التحصیل ہونا:** تعلیم مکمل کرنا ○ **اپلوں کی ڈنڈی:** اُپلوں کا ٹال ○ **لیترا:** ٹوٹا ہوا جوتا ○ **تعظیماً:** ادب کے ساتھ ○ **آداب بجالانا:** سلام کرنا

صفحہ نمبر 112 : ○ **حکام:** حاکم کی جمع ○ **معزز:** عزت والا ○ **غبن:** فراڈ، خیانت ○ **محال:** بہت مشکل ○ **دامے، درمے، قدمے، سخنے:** روپے پیسے سے، عملی طور پر، زبان سے ہر طرح سے مدد کرنے کو تیار ○ **محاسب:** حساب کتاب کرنے والا ○ **ڈھارس بندھانا:** حوصلہ بڑھانا ○ **چندہ اگاہنا:** چندہ جمع کرنا ○ **کارآمد:** کام آنے والا ○ **قوتِ تقریر:** تقریر کرنے کی صلاحیت ○ **استعداد:** قابلیت، ہمت ○ **پس و پیش کرنا:** ٹال مٹول کرنا ○ **دُشوار:** مشکل ○ **پنشن:** مدت ملازمت پوری ہونے پر ملنے والا وظیفہ

صفحہ نمبر 113: ○ **ردوقدح:** بحث و تکرار ○ **جید عالم:** بہت بڑا عالم ○ **نظرِ ثانی کرنا:** دوبارہ دیکھنا ○ **پروف دیکھنا:** تحریر کو پڑھ کر غلطیوں کی نشاندہی کرنا ○ **ترمیم:** تبدیلی ○ **شستہ و رفتہ:** صاف اور رواں، پاک صاف، سلیس ○ **بامحاورہ:** درست محاورے کے مطابق ○ **توشۂ آخرت:** نیک اعمال جو آخرت میں کام آئیں

سبق کا خلاصہ

میں نے مولوی نذیر احمد کو پانچ برس کی عمر میں دیکھا۔ ہم تین بھائی حیدرآباد دکن سے ابا کے ساتھ

دہلی آئے تھے۔ یہ نذیر احمد کے بڑھاپے کا زمانہ تھا ابا ان سے لپٹ کر خوب روئے پھر ہمیں کہا کہ دادا ابا کو سلام کرو۔ دادا نے ہمیں پیار کیا اور ایک ایک اشرفی بھی دی۔ اس کے بعد انہیں دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ مولوی نذیر احمد حق گو تھے اسی لیے دکن میں گزارا نہ کر سکے اور پنشن لے کر دہلی آ گئے ''غیور جنگ'' کا خطاب بھی قبول نہ کیا۔ نواب افتخار علی خاں والی ریاست جاورہ کے بھائی نواب سرفراز علی نے شدید بیماری کے عالم میں خواب دیکھا کہ مولوی نذیر انہیں ''ترجمۃ القرآن'' شائع کرانے کا حکم دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اس طرح تم صحت یاب ہو جاؤ گے۔ نواب سرفراز نے مولوی نذیر احمد کے بیٹے سے اجازت لے کر ترجمہ چھپوایا اور واقعی بالکل صحت مند ہو گئے۔ مولوی نذیر احمد کی کہنیوں پر میل کی تہہ دیکھ کر ان کے عزیز مولوی احمد حسن نے جھانوے سے صاف کرنے کی اجازت مانگی تو مولوی صاحب نے بتایا کہ طالب علمی کے زمانے میں رات رات بھر مسجد کے فرش پر کہنیاں ٹکائے پڑھا کرتا تھا پہلے کہنیوں میں زخم ہوئے پھر گٹے پڑ گئے۔ مولوی نذیر احمد اپنا وہ زمانہ یاد کر کے آبدیدہ ہو گئے۔ وہ بچپن میں شدید سردی کے موسم میں مسجد کی صف میں لپٹ کر سویا کرتے تھے۔ صبح آنکھ نہ کھلتی تو ملا لات رسید کرتا۔ یہ لڑھکتے چلے جاتے اور صف بھی بچھ جاتی۔ محلے کے گھروں سے روٹی بھی لانا پڑتی تھی۔ مولوی عبدالقادر کے گھر میں تو ان سے چھوٹے موٹے کام بھی کروائے جانے لگے۔ ان کی لڑکی انہیں مارتی پیٹتی رہتی تھی۔ ایک بار ان کے ہاتھ بھی کچل ڈالے۔ بعد میں اسی لڑکی سے مولانا کی شادی ہوئی۔ وہ بہت غیور تھے۔ شادی ہوئی تو پندرہ روپے کے ملازم تھے۔ سسرال والے مالدار تھے لیکن مولوی صاحب نے ان کے ساتھ رہنے کے بجائے الگ کھنڈ لالیا۔ گھر میں ایک جوتی تھی کبھی بیوی پہنتیں اور کبھی میاں۔ دلی کالج سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد مولوی صاحب کو ملازمت نہ ملی تو پرنسپل سے کہا کہ اپلوں کی ڈنڈی کھول کر اس پر دلی کالج کی سند لگا دوں گا۔ اس کی نوبت نہیں آئی اور ملازمت مل گئی لاہور سے دہلی آتے ہوئے ٹرین کے سفر میں سرسیّد احمد خان نے کہا مولوی صاحب! میں آپ کے جوتے کے تسمے باندھنے کے لائق بھی نہیں۔ مولوی صاحب کھڑے ہو کر تعظیماً تین آداب بجالائے۔ سرسیّد عمر میں ان سے بیس بائیس برس بڑے تھے۔ مولوی صاحب ان کی عزت کرتے تھے۔ علی گڑھ کالج کے ہندو محاسب نے لاکھوں کا غبن کیا تو دہلی پہنچے اور سرسیّد سے کہا روپیہ کی ضرورت ہو تو حاضر ہے اور کوئی خدمت ہے تو مجھے بتائیں۔ سرسیّد چندہ جمع کرنے کے سلسلے میں دوروں میں مولوی نذیر کو ساتھ رکھتے تھے۔ مولوی صاحب مشہور انگریز مقرر برک کے پائے کے مقرر تھے۔ پرانے سامعین کی رائے ہے کہ مولوی نذیر اور بہادر یار جنگ سامعین پر جادو کرنے کی صلاحیت رکھنے والے مقرر تھے وہ اپنی تقریر سے لوگوں کی جیبیں خالی کروا لیتے۔ عورتیں اپنے زیور تک دے دیتیں۔ مولوی نذیر احمد عربی کے زبردست عالم تھے۔ دوستوں کا دیرینہ تقاضا تھا کہ قرآن کا ترجمہ کریں مگر وہ کہتے کہ یہ علمائے دین کا کام ہے۔ پنشن پانے کے بعد تیسیر کا ترجمہ کیا تو اندازہ ہوا کہ ترجمہ قرآن مشکل کام نہیں، صرف ہچکچاہٹ ہے۔ ایک ایک لفظ پر مکمل توجہ اور عالموں سے مشاورت کے بعد ترجمہ مکمل کیا اور پھر علما سے نظر ثانی بھی کروائی۔ مولوی صاحب

بعد میں بھی ترامیم کرتے رہے اور مکمل اطمینان ہونے کے بعد اِسے شائع کیا گیا۔ اِس کام میں ڈھائی سال لگے لیکن ترجمہ ایسا ہے کہ پچاس برس میں اِس کی کوئی مثال نہیں۔ مولوی صاحب کہتے تھے کہ سب کتابیں دوسروں کے لیے لکھی ہیں اور ترجمہ اپنے لیے کیا ہے۔ یہی میرا توشۂ آخرت ہے۔

مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیجیے۔

الف: مصنف نے مولوی نذیر احمد کو پہلے پہل کب اور کن حالات میں دیکھا تھا؟

جواب: مصنف نے صرف پانچ برس کی عمر میں مولوی نذیر احمد کو دیکھا۔ وہ اپنے والد کے ساتھ حیدر آباد سے مولوی نذیر احمد کے گھر پہنچے تو مولوی صاحب پلنگ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مصنف کے والد مولوی نذیر احمد سے گلے مِل کر خوب روئے پھر مصنف کو حکم دیا کہ دادا کو سلام کرو۔ انھوں نے سلام کیا تو مولوی صاحب نے پیار کیا اور ایک اشرفی بھی دی۔

ب: مولوی نذیر احمد کے لیے حیدر آباد دکن میں کیا خطاب تجویز ہوا تھا؟

جواب: مولوی نذیر احمد کے لیے حیدر آباد دکن میں ''غیور جنگ'' کا خطاب تجویز کیا گیا تھا مگر انھوں نے قبول نہیں کیا۔

ج: ریاست جاورہ کے نواب کے بھائی معجزاتی طور پر کیسے صحت یاب ہوئے؟

جواب: نواب افتخار علی خاں والی ریاست جاورہ کے بھائی نواب سرفراز علی خاں نے مولوی نذیر احمد کو خواب میں دیکھا کہ ان سے کہہ رہے ہیں'' ہمارے قرآن کا ترجمہ چھپوالو، اچھے ہو جاؤ گے'' نواب صاحب نے ترجمہ قرآن دو بڑی خوبصورت جلدوں میں شائع کروایا اور خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہو گئے۔

د: مولوی نذیر احمد کی کُہنیوں پر گٹے کیسے پڑے تھے؟

جواب: مولوی نذیر احمد بچپن میں مسجد میں طالب علم تھے اور رات بھر مسجد کے فرش پر کُہنیاں ٹکائے پڑھا کرتے تھے۔ اس وجہ سے پہلے کُہنیوں میں زخم ہوئے اور پھر گٹے پڑ گئے۔

ہ: مولوی نذیر احمد کا بچپن کن حالات میں بسر ہوا؟

جواب: مولوی نذیر احمد کا بچپن انتہائی عسرت اور تنگ دستی میں بسر ہوا۔ وہ سخت سردی کے موسم میں مسجد میں ٹاٹ کی دری میں لپٹ کر سوتے تھے۔ مسجد کا ملا صبح آ کر لات رسید کرتا تو نذیر احمد لڑھکتے چلے جاتے اور صف بھی بچھ جاتی۔ نذیر احمد کو محلے کے گھروں سے روٹی مانگ کر لانا پڑتی تھی۔ ان گھروں میں ان سے چھوٹے موٹے کام بھی لیے جاتے تھے مثلاً سودا سلف لانا۔

ہ: جب ایک ہندو محاسب نے علی گڑھ کالج میں لاکھوں کا غبن کیا تو نذیر احمد نے سرسید سے کیا کہا؟

جواب: نذیر احمد خبر سن کر دِلی سے علی گڑھ پہنچے اور سرسید کا حوصلہ بڑھایا۔ بولے ''اگر روپے کی ضرورت ہو تو یہ

روپیا اس وقت موجود ہے، لے لو اور بھی دوں گا، اگر کسی خدمت کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔'' سرسیّد اس خلوص سے بے حد متاثر ہوئے۔

ز: موثر تقریر کرنے کے ضمن میں کن دو آدمیوں کا شہرہ تھا؟

جواب: موثر تقریر کرنے کے ضمن میں مولوی نذیر احمد اور نواب بہادر یار جنگ کا شہرہ تھا۔ یہ دونوں اپنی خطابت سے سامعین پر جادو سا کر دیتے تھے اور قومی فلاح کے کاموں کے لیے چندہ اکٹھا کرتے ہوئے عورتوں کے زیور تک اُتروالیا کرتے تھے۔

ح: مولوی نذیر احمد اپنا توشۂ آخرت کسے گردانتے تھے؟

جواب: مولوی نذیر احمد ترجمۃ القرآن کو اپنا توشۂ آخرت گردانتے تھے۔ انھیں اپنی سب کتابوں میں سے یہی کتاب پسند تھی۔ فرماتے تھے کہ میں نے اور سب کتابیں دوسروں کے لیے لکھی ہیں اور ترجمہ اپنے لیے کیا ہے۔

2: درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اِس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

- **دل کی بھڑاس نکالنا:** ہاکی کے میچ میں شکست کے بعد پاکستانی کوچ کی مسلسل بیان بازی' دل کی بھڑاس نکالنے کے مترادف ہے۔
- **لات رسید کرنا:** ڈپٹی نذیر احمد کے استاد علی الصبح شاگردوں کو اُٹھانے کے لیے لات رسید کیا کرتے تھے۔
- **ڈھارس بندھانا:** اچھا دوست مشکل حالات میں ہمیشہ ڈھارس بندھاتا ہے۔
- **جادو کرنا:** نہ جانے افشاں نے کیا جادو کر دیا ہے کہ آسیہ ہر وقت اُس کے گُن گاتی رہتی ہے۔
- **رام کرنا:** مولانا صاحب کی تقریر اتنی دلنشیں ہوتی ہے کہ سننے والوں کو رام کر لیتی ہے۔
- **طوطی بولنا:** ہندوستان میں نواب بہادر یار جنگ کی تقریر کا طوطی بولتا تھا۔
- **درگت بننا:** نہرو کی یو۔این۔او کے اجلاس میں کشمیر کے مسئلے پر وہ درگت بنی جو ہندوستان کبھی نہیں بھول سکتا
- **خبر آگ کی طرح پھیلنا:** قائداعظمؒ کی رحلت کی خبر پورے ملک میں آگ کی طرح پھیل گئی۔
- **تل دھرنے کو جگہ نہ رہنا:** مشاعرہ سننے کے لیے لوگ اتنی بڑی تعداد میں جمع تھے کہ پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی تھی۔
- **پہلو بدلنا:** لگتا ہے آج امجد کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔ اس لیے وہ بے قراری سے پہلو بدل رہا ہے۔
- **پس وپیش کرنا:** سرسیّد احمد خاں کی حمایت میں ڈپٹی صاحب کبھی پس وپیش نہیں کرتے تھے۔

3۔ درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کیجیے۔

غَیُوْر' تَاسُّف' اَحْسَنُ التَّفَاسِیْر' خوِیْش' فَارِغُ التَّحْصِیْل' عَلَی الصَّبَاح،
مقربِیْن' جَیِّدْ عَالِم، مُرَفَّهُ الْحَال، رَدوقَدْح

4: ہم رکاب اور با اثر میں بالترتیب ''ہم''، ''با'' سابقے ہیں۔ ان سے بیس بیس الفاظ بنائیے۔

○ ہم: ہم خیال، ہم راہ، ہم رکاب، ہم راز، ہم جماعت، ہم عمر، ہمزاد، ہم شکل، ہمدرد، ہم درس، ہم مکتب، ہمدوش، ہم دیوار، ہم مقصد، ہمرنگ، ہم فکر، ہمدم، ہم مذہب، ہم وزن، ہم وطن۔

○ با: بالیدہ، باریش، باقاعدہ، باادب، بااصول، بارُعب، بااخلاق، باکردار، بانصیب، باجماعت، بااثر، بامقصد، بامعنی، بازبان، باوضو، بازیچہ، باوجود، باخبر، باکرہ، باوسیلہ، باخدا، باذوق۔

5: سبق کے متن کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہیں قوسین میں دیے ہوئے موزوں لفظ سے پُر کیجیے۔

الف: مولوی نذیر احمد کو زمانہ سازی بالکل نہیں آتی تھی۔ (زمانہ سازی، حیلے بازی، ٹال مٹول)

ب: اس کے بعد وہ اپنا زمانہ یاد کر کے آبدیدہ ہو گئے۔ (خوش، رنجیدہ، آبدیدہ)

ج: مسلمانوں کی تعلیم و ترقی کے باب میں وہ سر سید احمد خاں کے حامی و مددگار تھے۔

(مخالف، حامی و مددگار، مربی و محسن)

د: لوگ جوق در جوق آنے لگے اور شاہی مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ (جوق در جوق، تیز تیز، صبح شام)

ہ: جب لیکچر ختم ہوا تو علی گڑھ کے لیے روپیہ برس رہا تھا۔ (مینہ، روپیہ، ہُن)

و: مولوی صاحب کو اپنی تمام کتابوں میں ترجمۃ القرآن ہی پسند تھا۔

(ترجمہ تیسیرُ، ناول، مرآۃ العروس، ترجمۃ القرآن)

☆ سیاق و سباق کے حوالے اہم اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1: ''مولوی صاحب بڑے فخر سے اپنے بچپن کے مصائب بیان کرتے تھے، جس مسجد میں ٹھہرے تھے اس کا مُلّا بڑا بد مزاج اور بے رحم تھا۔ کڑکڑاتے جاڑوں میں ایک ٹاٹ کی صف میں یہ لپٹ جاتے اور ایک میں ان کے بھائی۔ سات آٹھ سال کے بچے کی بساط ہی کیا؟ علی الصبح اگر آنکھ نہ کھلتی تو مسجد کا مُلّا ایک لات رسید کرتا اور یہ لڑھکتے چلے جاتے اور صف بھی بچھ جاتی۔ اس زمانے کے طالب علموں کی طرح انھیں بھی محلے کے گھروں سے روٹی مانگ کر لانی پڑتی تھی۔'' (سرمایۂ اُردو 12، صفحہ 111,110)

حوالہ متن: **سبق کا عنوان** : مولوی نذیر احمد دہلوی

مصنف کا نام : شاہد احمد دہلوی

سیاق و سباق: شاہد احمد دہلوی نے اپنے دادا کا خوبصورت خاکہ تحریر کیا ہے جس کے مطالعہ سے مولوی نذیر احمد کی جیتی جاگتی تصویر نظروں کے سامنے آ جاتی ہے۔ مولوی صاحب سیلف میڈ انسان تھے۔ وہ بے حد محنتی تھے۔ بچپن میں مسجد کے فرش پر کُہنیاں ٹکا کر سبق یاد کرنے کی عادت کے باعث ان کی کُہنیوں پر گٹے پڑ گئے تھے۔ انھوں نے اپنی مسلسل محنت سے معاشرے میں وہ مقام حاصل کیا کہ سر سیّد احمد جیسا محسن قوم ان کے جوتے کے تسمے باندھنے

کے لیے تیار تھا۔ مولوی نذیر احمد اعلیٰ پائے کے مقرر اور علی گڑھ تحریک کے مخلص معاون تھے۔ انھوں نے اپنی خطابت کے جوہر دکھا کر علی گڑھ کے لیے بہت چندہ جمع کیا۔ زندگی کے آخری دَور میں انھوں نے قرآن مجید کا اُردو ترجمہ کیا جسے اپنے لیے توشۂ آخرت سمجھتے تھے۔ مولوی صاحب کی زندگی محنت میں عظمت کی ایک عمدہ مثال ہے۔

تشریح: مولوی نذیر احمد ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا ہوتے ہیں بلکہ انھوں نے مسلسل محنت سے اپنی زندگی کو سنوارا اور معاشرے میں قابلِ رشک مقام حاصل کیا تھا۔ ان کا بچپن انتہائی مفلسی اور مشکلات میں گزرا تھا۔ ان کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ شہرت اور نام کمانے کے بعد انھوں نے اپنے ماضی کو فراموش نہیں کر دیا تھا بلکہ جدوجہد کے اس دَور کو فخر کے ساتھ یاد کیا کرتے تھے۔ بچپن میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے وہ ایک مسجد میں رہا کرتے تھے، جس کا مُلّا ظالم اور سخت مزاج تھا۔ مولوی نذیر کی عمر ان دِنوں صرف سات آٹھ برس تھی۔ شدید سردی کے موسم میں بستر یا لحاف تو میسر نہ آتا، یہ مسجد میں موجود ٹاٹ کی صف میں لپٹ کر سو جاتے۔ خود کو موسم کی شدت سے بچانے کے لیے یہ منفرد بستر ایک معصوم ذہن نے خود ایجاد کر لیا تھا۔ مسجد کا مُلّا علی الصباح آتا۔ نذیر احمد کی آنکھ کھل چکی ہوتی تو خیریت گزرتی۔ بصورتِ دیگر مُلّا صف میں لپٹے کمسن نذیر احمد کو ایک ٹھڈا مارتا جس سے دو مقصد حاصل ہوتے۔ مولوی نذیر احمد بیدار ہو جاتے اور ان کے لڑھکنے سے صف خود بخود بچھ جاتی۔ اس دَور میں مساجد و مدارس کے ذرائع آمدن نہ ہونے کے برابر تھے۔ مسلم سلاطین کی طرف سے ان اداروں کو عطا کی گئی جاگیریں انگریز نے ضبط کر لی تھیں۔ حالات کچھ ایسے تھے کہ طالب علموں کو محلے کے گھروں سے روٹی مانگ کر لانی پڑتی تھی۔ مولوی نذیر احمد بھی اپنے بچپن میں روٹی مانگ کر لانے کی یہ ذلت برداشت کرتے رہے۔ سات آٹھ برس کی عمر میں یہ سختیاں جھیلنے والے نذیر احمد نے حوصلہ نہ ہارا اور مسلمانوں کے ایک معزز قومی رہنما، اُردو کے صاحبِ طرز ادیب اور مترجم قرآن کا رُتبہ پایا اور ان کی انتھک محنت کے باعث انھیں وہ سب کچھ ملا جس کی ایک انسان زندگی میں آرزو کر سکتا ہے۔

اقتباس 2: ''کئی مولویوں اور عالموں کے مشوروں سے انھوں نے قرآنِ مجید کا ترجمہ کرنا شروع کیا۔ ایک ایک لفظ پر ردّ و قدح ہوتی اور بالآخر ایک رائے ہو کر ترجمہ لکھ لیا جاتا۔ ترجمہ مکمل ہونے کے بعد بھی ایک نابینا جید عالم کو پڑھ کر سنایا گیا اور ایک اور عالم کو نظرِ ثانی کے لیے باہر بھیجا گیا، جب کاپیوں کی تصحیح ہوئی اور پروف دیکھے گئے، تب بھی ان میں ترمیم کی گئی اور جب تک اس کی طرف سے پورا پورا اطمینان نہیں ہو گیا، اسے شایع نہیں کیا گیا۔''

(سرمایۂ اُردو 12، صفحہ 113،112)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : مولوی نذیر احمد دہلوی

مصنف کا نام : شاہد احمد دہلوی

سیاق و سباق: مولوی نذیر احمد اُردو کے پہلے ناول نگار، سرسیّد کی اصلاحی تحریک کے اہم رُکن اور مسلمانوں کے اہم قومی رہنما تھے۔ ان کا بچپن اور جوانی کا ابتدائی حصہ بہت تنگ دستی میں گزرا تھا۔ بچپن میں جس مسجد میں

رہتے تھے، رات کو اس کی صف میں لپٹ کر سو جاتے، علی الصباح ملا آ تا۔ یہ سو رہے ہوتے تو ایک لات رسید کرتا جس سے یہ بیدار ہو جاتے اور لڑھکنے کی وجہ سے صف بھی بچھ جاتی۔ مولوی نذیر کی قوت تقریر علی گڑھ کے لیے چندہ جمع کرنے کی مہم میں بہت معاون ثابت ہوئی۔ سر سیّد احمد ان کے خلوص سے بہت متاثر تھے اور کہتے تھے کہ میں ان کے جوتے کے تسمے باندھنے کے لائق بھی نہیں۔ مولوی صاحب کی عربی میں استعداد کے باعث لوگوں کا اصرار تھا کہ وہ قرآن کا ترجمہ کریں لیکن وہ ٹالتے تھے۔ آخری عمر میں ترجمہ کیا اور اس میں کئی علمائے دین سے مشاورت کی۔

تشریح: تواضع اور انکسار کے اوصاف اکثر عظیم شخصیات کی عظمت کو رعنائیت اور دلکشی عطا کرتے ہیں۔ مولوی نذیر احمد زبردست عالم، مقرر، ادیب اور بیدار مغز شخصیت تھے لیکن اپنے حوالے سے ہمیشہ کسرنفسی سے کام لیا کرتے تھے۔ احباب عربی زبان میں نذیر احمد کی غیر معمولی قابلیت سے آگاہ تھے اور ان سے تقاضا کرتے تھے کہ قرآن پاک کا اُردو میں ترجمہ کریں لیکن مولوی نذیر احمد کا موقف تھا کہ یہ کام علمائے دین ہی کو زیبا ہے۔ عمر کے آخری حصے میں عربی کتاب تیسُیر کا ترجمہ کیا تو انھیں احساس ہوا کہ طبیعت کی ہچکچاہٹ دُور ہو جائے تو قرآن پاک کا ترجمہ کرنا زیادہ مشکل نہیں۔ ترجمہ کرتے ہوئے ان کا طریق کار یہ تھا کہ ایک ایک لفظ پر علمائے دین اور عربی زبان کے مسلمہ ماہرین سے تفصیلی گفتگو کرتے۔ بحث و تمحیص کے بعد جب سب لوگ ایک رائے پر متفق ہو جاتے تو ترجمہ لکھ لیا جاتا۔ اس احتیاط کے بعد ترجمہ مکمل ہوا تو اسے ایک بڑے عالم کو، جو نابینا تھے، پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ ایک اور جید عالم دین کو نظر ثانی کے لیے بھی ارسال کیا گیا۔ کاتبوں کی تحریر کو بغور پڑھ کر غلطیوں کی نشاندہی کی گئی۔ آخری وقت تک ترجمے میں تبدیلیاں کر کے بہتری لانے کا عمل جاری رہا اور جب تک مولوی نذیر احمد پوری طرح سے مطمئن نہ ہوئے، اسے شایع نہیں کیا گیا۔ اس احتیاط اور محنت سے یہ فائدہ ہوا کہ ترجمے کو اُردو دان طبقہ میں قبولِ عام حاصل ہوا اور سب نے اس کی شستہ اور رواں زبان کی داد دی۔

مزید معروضی سوالات

س: مصنف کے والد اور مولوی نذیر احمد آپس میں کس طرح ملے؟

ج: مصنف کے والد جلدی سے آگے بڑھے اور مولوی نذیر احمد (جو مصنف کے دادا تھے) سے لپٹ کر رونے لگے۔ دل کی بھڑاس نکلی تو والد نے حکم دیا کہ دادا کو سلام کرو۔

س: مولوی نذیر احمد نے مصنف کو کیا دیا؟

ج: مصنف نے مولوی نذیر احمد کو سلام کیا تو انہوں نے پیار کیا اور مصنف اور دیگر بچوں کو ایک ایک اشرفی دی۔

س: مولوی نذیر احمد نے نواب سرفراز علی کے خواب میں آ کر کیا کہا؟

ج: مولوی نذیر احمد نے نواب سرفراز علی کے خواب میں آ کر کہا ''ہمارے قرآن کا ترجمہ چھپوالو، اچھے ہو جاؤ گے۔''

س: زمانہ طالب علمی میں مولوی نذیر احمد کہاں سویا کرتے تھے؟

ج: مولوی نذیر احمد جس مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس کے ٹاٹ کی صف میں لپٹ جاتے تھے۔ شدید سردیوں کے موسم میں رات صف ہی میں گزرتی تھی۔

س: مسجد کا ملا مولوی نذیر احمد کو کیسے اُٹھاتا تھا؟

ج: مولوی نذیر احمد کی آنکھ علی الصباح نہ کھلتی تو مسجد کا ملا ایک لات رسید کرتا۔ یہ لڑھکتے چلے جاتے اور اس طرح صف بھی بچھ جاتی۔

س: مولوی عبدالقادر صاحب کی لڑکی مولوی نذیر احمد سے کیا سلوک کرتی تھی؟

ج: لڑکی بہت ضدی تھی۔ ان کا کولہا توڑتی اور انہیں مارتی پیٹتی رہتی۔ ایک دفعہ مسالا پیستے میں مرچوں کا بھرا ہوا ڈبہ چھین کر ان کے ہاتھ کچل ڈالے۔ بعد میں یہی لڑکی ان کی بیوی بنی۔

س: مولوی نذیر احمد کی شادی ہوئی تو ان کی آمدن کتنی تھی؟

ج: مولوی نذیر احمد کی شادی ہوئی تو ان کی آمدن پندرہ روپے تھی۔ اسی میں ایک کھنڈلا لے کر رہتے تھے۔ گھر میں صرف ایک ٹوٹی ہوئی جوتی تھی۔

س: مولوی نذیر احمد نے دِلّی کالج کے پرنسپل سے کیا کہا؟

ج: انہوں نے دِلّی کالج کے پرنسپل سے کہا کہ مجھے سرکاری ملازمت نہ دی گئی تو اُپلوں کی ڈنڈی کھولوں گا اور اس پر دِلّی کالج کی سند لگا دوں گا۔

س: سرسید احمد خان نے مولوی نذیر احمد کی تعریف کرتے ہوئے کیا کہا؟

ج: سرسید احمد خان نے کہا کہ مولوی صاحب! میں اس لائق بھی نہیں ہوں کہ آپ کے جوتے کے تسمے باندھوں۔ اس پر مولوی صاحب کھڑے ہو کر تین آداب بجالائے۔

س: مولوی نذیر احمد نے قرآن پاک کا ترجمہ کس طریقے سے لکھا؟

ج: مولوی نذیر احمد نے کئی مولویوں اور عالموں کے مشوروں سے قرآن مجید کا ترجمہ کرنا شروع کیا۔ ایک ایک لفظ پر ردوقدح ہوتی اور ایک رائے ہو کر ترجمہ لکھ لیا جاتا۔

س: مولوی صاحب کو اپنی تمام کتابوں میں سے کون سی کتاب پسند تھی؟

ج: مولوی صاحب کو ترجمۃ القرآن پسند تھا۔ فرماتے تھے کہ میں نے سب کتابیں دوسروں کے لیے لکھی ہیں اور یہ ترجمہ اپنے لیے کیا ہے۔ یہی میرا توشۂ آخرت ہے۔